اسلام میں نکاح کی اہمیت

مجیب: مولانا رضا محمد مدنی

فتوی نمبر: Web-1579

تاریخ اجراء: 11 رمضان المبارک 1445ھ / 22 مارچ 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اسلام میں شرعی نکاح کی کیا اہمیت ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نکاح کی اسلام میں بہت اہمیت ہے جس کا اندازہ قرآنِ پاک کی مختلف آیات اور نکاح کی فضیلت و اہمیت بیان کرنے والی احادیثِ مبارکہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر مختلف انداز میں نکاح کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ

(1) کہیں میاں بیوی کے جوڑے کو اپنی قدرت کی نشانی قرار دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةًؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبّت اور رحمت رکھی بیشک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لئے۔ (القرآن الکریم، پارہ 20، سورۃ الروم، آیت: 21)

(2) کہیں ایک سے زائد نکاح کرنے کی بھی اجازت عطا فرمائی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔ پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو۔ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔ (القرآن الکریم، پارہ 4، سورۃ النساء، آیت: 03)

(3) کہیں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ أَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ﴾ترجمہ کنزالایمان: وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس۔ (القرآن الکریم، پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت:187)

نکاح کی اہمیت کے حوالے سے احادیث ملاحظہ کریں:

(1) نکاح کرنے سے آدمی کا نصف ایمان محفوظ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ اِسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ "یعنی جو کوئی نکاح کرتا ہے تو وہ آدھا ایمان مکمل کرلیتا ہے اور باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ (شعب الایمان، جلد4، صفحہ382، حدیث:5486، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(2) ایک مقام پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: "النكاح من سنتي. فمن لم يعمل بسنتي فليس مني. وتزوجوا فإني مكاثر بكم الأمم. ومن كان ذا طول فلينكح ومن لم فعليه بالصيام. فإن الصوم له وجاء "یعنی نکاح کرنا میری سنت ہے تو جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں اور نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری وجہ سے امتوں پر فخر کروں گا اور جس میں قدرت ہو وہ ضرور نکاح کرے لیکن جو شادی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھا کرے کیونکہ روزہ شہوت کے لئے ڈھال ہے۔
(سنن ابن ماجہ، جلد1، صفحہ592، حدیث:1846، دارالفکر بیروت)

(3) نکاح سے بے رغبتی ایک عظیم سنت سے فرار ہے جو کہ کسی صورت درست نہیں۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: "وَاللهِ اِنِّي لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَه وَلٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ "یعنی بخدا میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس کی ناراضی سے بچنے والا ہوں لیکن میں بھی کبھی نفل روزے رکھتا ہوں اور کبھی بغیر روزوں کے رہتا ہوں، راتوں میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور شادی بھی کرتا ہوں اور جو میرے طریقے سے منہ موڑے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (صحیح البخاری، جلد5، صفحہ1949، حدیث4776، دارابن کثیر بیروت)

واضح رہے کہ نکاح کے حکم کے حوالے سے لوگوں کی مختلف حالتوں کے پیش نظر شرعاً مختلف احکام ہیں۔ بعض اوقات نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہوتا ہے اور اس حالت میں نکاح نہ کرنے پر بلاوجہ اڑے رہنا گناہ ہے اور بعض اوقات

نکاح کرنا واجب بلکہ کبھی فرض بھی ہو جاتا ہے۔ نیز بعض اوقات نکاح کرنا ہی جائز نہیں بلکہ گناہ ہوتا ہے۔ ان مسائل کی تفصیل بہارِ شریعت (جلد2، صفحہ 4-5) میں اس طرح ہے کہ

(1) اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین (نامرد) ہو اور مَہر و نفقہ پر قدرت بھی ہو تو نکاح سنتِ مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباعِ سنت و تعمیلِ حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض لذّت یا قضائے شہوت منظور ہو تو ثواب نہیں۔

(2) شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشۂ زنا ہے اور مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔ یوہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اُٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا تو نکاح واجب ہے۔

(3) یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔

(4) اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم